سوال

میرا خاوند روزے سے تھا گھر میں داخل ہوا تو وہ بہت غصہ میں تھا اس نے اپنی طلاق شدہ پہلی بیوی سے بیٹی کے بارہ میں دریافت کیا تو میں کہا مجھے نہیں معلوم کہاں ہے، خاوند نے سمجھا کہ میں نے اسے گھر سے نکال دیا ہے، اس نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا: اگر تم میری اولاد کو نہیں چاہتی تو تمہیں طلاق، یا پھر یہ کہا: میں تمہیں طلاق دے دونگا، اس کے بعد ایک ماہ تک گھر چھوڑ دیا اور اپنی اولاد کے ساتھ واپس آیا تو ایک اور مشکل پیش آگئی اس کا بیٹا گھر سے بھاگ گیا اور آٹھ ماہ تک نہ آیا، اس کے بعد اس نے اسے گھر لانا چاہا تو میں نے انکار کر دیا کہ وہ اس گھر میں نہ آئے یہ علم میں رہے کہ وہ لڑکا نشہ آور اشیاء استعمال کرتا تھا اور اسی طرح نئے نئے کام اور مشکلات پیدا کرتا، میرے انکار کے بعد خاوند نے اب تک ایک ماہ ہو گیا ہے گھر چھوڑ دیا ہے سوال یہ ہے کہ: کیا اس کی پہلی کلام کے مطابق اس کے بیٹے کو اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کرنے پر طلاق واقع ہو گئی ہے یا نہیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

خاوند کا یہ کہنا: اگر تم میری اولاد کو نہیں چاہتی تو تمہیں طلاق"

اس کلام کا حکم مختلف ہوگا اور خاوند کا یہ کہنا کہ: اگر تم میری اولاد کو نہیں چاہتی تو میں تمہیں طلاق دے دونگا" اس کا حکم اور ہوگا

پہلی کلام میں طلاق معلق ہے، اور اس میں تفصیل پائی جاتی ہے وہ یہ کہ:

اگر خاوند کا ارادہ طلاق ہو تو آپ اس کی اولاد کو رکھنے سے انکار کرنے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر اس نے اس کلام سے صرف آپ کو دھمکانا اور آپ کو انہیں رکھنے پر آمادہ کرنا مراد لیا تو آپ کا اس کی اولاد رکھنے سے انکار کرنے کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم آئیگا

اور دوسری کلام میں کہ وہ آپ کو طلاق دے دیگا میں وعید اور دھمکی ہے اس سے اس وقت تک طلاق واقع نہیں ہوگی جب تک وہ آپ کو الفاظ کے ساتھ طلاق نہیں دیتا

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ شرعی عدالت یا پھر کسی ثقہ اہل علم سے رجوع کرے تا کہ وہ اس شخص کے الفاظ کی مراد کے بارہ میں معلومات حاصل کر کے حکم لگائے

دوم:

بیوی کے لیے خاوند کے اس بیٹے کے ساتھ گھر میں رہنا ضروری اور لازم نہیں جس کو اپنے ساتھ گھر میں رکھنے سے بیوی کو یا پھر اس کی اولاد کو ضرر اور نقصان ہو

الموسوعة الفقهية الكويتية میں درج ہے:

"رہا مسئلہ بیوی اور خاوند کی دوسری بیوی کے بیٹے کو ایک ہی گھر میں اکٹھے رکھنے کا تو فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر دوسری بیوی کے بیٹے کو جو عمر میں اتنا بڑا ہوا اور وہ جماع کو سمجھتا ہو تو دوسری بیوی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ بیوی کو اس کے ساتھ رکھنے میں بیوی کو ضرر اور نقصان ہے، یہ بیوی کا حق ہے جو وہ اپنی رضامندی سے ساقط کر سکتی

ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (110/25).

اوراگرخاوند کا بیٹا نشہ آور اشیاء استعمال کرتا ہے تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اور اپنی اولاد کو ضرر اور نقصان سے بچانے کے لیے اسے اپنے پاس نہ رکھے

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

143810